سوال

(456) عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورتوں کا قبرستان میں جانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کو زیارت قبور کی گاہے بگاہے اجازت ہے۔ بشرط یہ کہ وہاں جزع فزع بے صبری بے قراری اور چیخنے چلانے کا مظاہرہ نہ کیا جائے جواز پر دال چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں:

1۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی عورت کے پاس سے ہوا جو قبر کے پاس بیٹھے رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اتقی اللہ واصبری» (بخاری ومسلم)

"اللہ سے ڈرا اور صبر کر۔"

وجہ استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو صرف اللہ کے ڈر اور صبر کی تلقین کی ہے زیارت قبور سے منع نہیں فرمایا۔ اگر یہ ناجائز ہوتا تو روک دیتے اصو فقہ میں قاعدہ معروف ہے۔

«تاخیر البیان عن وقت الحاجة لا یجوز»

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی جب میں قبرستان جاؤں تو کیا دعا پڑھوں؟ فرمایا پڑھ:

«السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون» انظر الرقم المسلسل (515) (مسلم ونسائی)

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی قبر کی زیارت کی تو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے ان سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو

زیارت قبور سے منع نہیں فرمایا تھا؟ کہا ہاں مگر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زیارت قبور کی اجازت فرمادی تھی۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور (975)

حافظ عراقی نے کہا اس کی سند جید ہے۔ (تخریج احیاء علوم الدین 4/521)

"اور علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بعض اہل علم نے ترمذی کی رویات میں وارد لعنت کو کثرت زیارت پر محمول کیا ہے کیونکہ زوارات مبالغہ کا صیغہ ہے (المرعاۃ(2/252)

نیز امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر عورت قبرستان میں زیادہ نہ جائے نوحہ نہ کرے مرد کے حقوق ضائع نہ کرے تو اس کو جانا جائز ہے ورنہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے یہ رخصت سے پہلے تھی جب رخصت ہوئی تو عورتوں مردوں سب کو ہوگئی اور عورتوں کے لیے جو زیادہ مکروہ ہیں وہ صرف بے قراری اور بے صبری کی وجہ سے ہے۔" اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اعتماد کے قابل ولائق بتایا ہے بلا شبہ مختلف احادیث کو تطبیق دینے کی یہ ایک بہترین صورت ہے۔ واللہ اعلم۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ''نیل الاوطار'' میں اس عبارت کے اختتام پر فرماتے ہیں:

«وہذا الکلام ہو الذي ینبغی اعتمادہ فی الجمع بین الاحادیث المتعارضۃ فی الظاھر»

یعنی ''قرطبی کا یہ کلام قابل اعتماد ہے جس سے بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق ہوجاتی ہے۔'' مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: فتح الباری 3/248)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص750

محدث فتویٰ